gs\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

2

حیدر بخش حیدری

مصنف کا تعارف

حیدر بخش حیدری بھی فورٹ ولیم کالج کے مصنفین میں شامل ہیں۔ ان کے والد سید ابوالحسن دہلی کے رہنے والے تھے۔ بعد میں وہ بنارس چلے گئے۔ حیدری بنارس ہی میں پلے بڑھے اور وہیں تعلیم بھی پائی۔ جب کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج کا قیام عمل میں آیا تو گل کرائسٹ نے انہیں اپنے ہاں منشی مقرر کیا۔ اور وہ تصنیف و تالیف کے کام میں لگ گئے۔ حیدر بخش حیدری نے متعدد تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں، جن میں گلزارِ دانش، گل مغفرت، ہفت پیکر، لیلیٰ مجنوں اور طوطا کہانی خاص طور پر مشہور ہیں۔

یہ قصہ ''حق وفاداری'' اور ''طوطا کہانی'' سے لیا گیا ہے۔ اس قصے میں بتایا گیا ہے کہ شاہ طبرستان کے محل سرا کا ایک ادنیٰ پاسبان اپنی بہادری، ہمت اور وفاداری کی وجہ سے ترقی کرتے کرتے شاہ طبرستان کا ولی عہد بن گیا۔

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ:

1. اس سبق میں پڑھے ہوئے مشکل الفاظ کے معنی سمجھ لیں گے اور انہیں اپنی گفتگو میں استعمال کر سکیں گے؛
2. پُرانے زمانے کی اردو اور آج کے زمانے کی زبان کا فرق بیان کر سکیں گے؛
3. حیدر بخش حیدری کے اسلوب بیان پر اظہار خیال کر سکیں گے؛
4. اصطلاح ''تجسیم'' کے معنی سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں گے۔

gs\Administrator\Desktop\ Print\nOTE\NOTE1.tif not found.

2.1 اصل سبق

آیئے اب ایک بار پورا سبق پڑھ لیں۔

حق وفاداری (داستان)

ایک دن بادشاہ طبرستان نے مجلس عیش، برابر بہشت کے آراستہ کی، کھانے اچھے، لذیذ اور شرابیں پُر کیف، کباب قسم قسم کے اس محفل میں مہیا کیے۔ شہزادے، وزیر، امیر، کلیم، استاد، بلکہ جتنے اہل کمال اس شہر کے تھے حاضر ہوئے۔ کھانے انہوں نے کھائے اور شرابیں انہوں نے پئیں کہ اتنے میں ایک شخص اجنبی اس محفل بادشاہی میں بے دھڑک چلا آیا۔ تب ہر ایک اہل بزم نے پوچھا، ''اے مردِ بیگانہ! تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟'' اس نے کہا: ''میں شمشیر زن ہوں''، شیر گیر ہوں اور تیر اندازی بھی ایسی جانتا ہوں کہ تیر میرا سنگِ خارا کو پھوڑتا ہے، بلکہ پہاڑ کے بھی دوسار ہوتا ہے۔ سوائے اس سپہ گری کے ہر ایک فن سے واقف ہوں اور بہت حکمتیں جانتا ہوں۔ پہلے امیر خجند کے پاس نوکر تھا، جب اس نے میری قدر کچھ نہ کی اور کاری گری نہ سمجھی تب اس کی چاکری چھوڑ کر بادشاہ طبرستان کے پاس آیا ہوں، اگر وہ مجھ کو رکھے گا رہوں گا اور ہر ایک وقت جاں فشانی قرار واقعی کروں گا۔''

طبرستان کے بادشاہ نے یہ سخن سن کر اپنے نوکروں اور اہل کاروں کو حکم دیا کہ بالفعل اسے خدمت پاسبانی کی دو۔ بعد دریافت ہونے کے جو اس کے حق میں مناسب ہوگا سو کیا جائے گا۔ بہ موجب حکم بادشاہ کے ارکان دولت نے اسی وقت خدمت پاسبانی کی دی اور سرفراز کیا، چنانچہ وہ شام سے صبح تک ہر ایک شب دولت خانے کی خبرداری کے واسطے جاگتا اور کھڑا ہو کر بادشاہ کے قصر کو دیکھا کرتا۔

اتفاقاً ایک شب آدھی رات کو بادشاہ بالا خانے پر کھڑا اِدھر اُدھر پھرتا تھا۔ نگاہ اس کی اس پاسبان پر پڑی۔ دیکھا کہ ایک شخص مستعد کھڑا ہے۔ تب اس نے پوچھا۔ ''اے شخص تو کون ہے جو اس وقت اس محل سرا کے نیچے کھڑا ہے۔'' اُس نے عرض کی: ''خداوند!'' میں پاسبان اس دولت خانے کا ہوں، خبرداری کے واسطے اس محل سرا کی کتنے دنوں سے شام سے صبح تک حاضر رہتا ہوں اور امیدوار تھا کہ جمال مبارک حضرت کا دیکھوں اور اپنی آنکھیں روشن کروں، بارے آج کی شب قسمت نے یاوری کی کہ دیدار خداوند عالم کا دیکھا، دل کو شاد کیا۔''

اتنے میں ایک آواز جنگل کی طرف سے بادشاہ کے کان میں آئی ''میں جاتی ہوں، ہے کوئی ایسا مرد جو مجھ کو پھیر لاوے۔'' یہ بات سنتے ہی بادشاہ متعجب ہو کر اس سے کہنے لگا: ''اے پاسبان! تو بھی کچھ اس آواز کو سنتا ہے کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے؟'' اس نے عرض کی کہ ''خداوند! میں تو کئی شب سے سنتا ہوں کہ بعد آدھی رات کے یہ آواز یونہی آتی ہے لیکن میں خدمت پاسبانی

طبرستان: ایک خیالی مقام کا نام
بہشت: جنت
مرد بیگانہ: اجنبی شخص
شمشیر زن: تلوار چلانے والا
شیر گیر: شیر پکڑنے والا
سنگِ خارا: ایک قسم کا سخت پتھر
دوسار ہونا: آر پار ہونا
سپہ گری: سپاہی کا کام
امیر خجند: خجند کا سردار
قرار واقعی: بخوبی
سخن: بات
اہل کار: کارندہ
بالفعل: فی الحال
بہ موجب: مطابق
ارکان دولت: وزراء
پاسبانی: چوکیداری
سرفراز کرنا: عزت افزائی کرنا
قصر: محل
خداوند: (مراد) بادشاہ
یاوری: مدد

gs\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

کی رکھتا ہوں، محل سرا چھوڑ کر جا نہیں سکتا۔ اس واسطے اس کو دریافت نہیں کر سکا کہ یہ آواز کس کی ہے اور کہاں سے آتی ہے، اگر شاہِ جہاں ارشاد کریں تو ابھی جاؤں، شتاب اس کو دریافت کر کے حضور پرنور میں عرض کروں۔'' بادشاہ نے فرمایا کہ ''بہتر، جا جلد جا اور سچ خبر حضور میں آ کر گزارش کر۔''

وہ پاسبان یوں ہی خبر لینے چلا۔ تھوڑی دور گیا تھا کہ بادشاہ بھی ایک کمبل سیاہ اوڑھ، سارا بدن اور منہ اس سے چھپا کر اس کے پیچھے ہولیا۔ پاسبان تھوڑی دور جا کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت، حسین خوب صورت، ایک درخت کے نیچے اس راہ میں کھڑی ہے اور یہی کہتی ہے کہ ''میں جاتی ہوں، دیکھوں تو کون ایسا مرد ہے جو مجھے پھیر لاوے اور نہ جانے دے'' تب اُس نے پوچھا کہ ''اے بی بی صاحب جمال پری پیکر! تو کون ہے اور یہ بات کس لیے کئی شب سے کہتی ہے؟'' اُس نے کہا، ''میں تصویر عمر بادشاہ طبرستان کی ہوں۔ وعدہ اس کا برابر ہوا ہے، اب اس واسطے میں جاتی ہوں۔'' یہ سخن سنتے ہی پاسبان نے کہا کہ، اے تصویر عمر بادشاہ! اب تو کس طرح پھر مراجعت کرے گی اور آوے گی۔'' اس نے کہا کہ ''اے پاسبان! ایک صورت سے، اگر تو اپنے بیٹے کو اس کے عوض ذبح کرے تو البتہ مراجعت کروں تا بادشاہ پھر چند روز اس جہاں میں زندگی کرے اور جلدی نہ مرے۔''

یہ بات بادشاہ نے بھی سنی اور پاسبان نے نہایت خوش ہو کر جواب دیا کہ ''اے صورت عمر بادشاہ! اپنی عمر اور اپنے بیٹے کو بادشاہ کی عمر پر نثار و تصدق کرتا ہوں، جلدی مت کر، تو یہیں کھڑی رہ، میں ابھی اپنے گھر جاتا ہوں اور بیٹے کو لا کر تیرے سامنے ذبح کرتا ہوں، میں اس سے ہاتھ اٹھاؤں گا بادشاہ کی سلامتی کے واسطے ماروں گا۔'' حاصل کلام۔ یہ کہہ کر اپنے گھر گیا، بیٹے سے کہنے لگا ''بیٹا! آج بادشاہ کی عمر تمام ہوئی ہے، کوئی دم میں وہ مرتا ہے، اگر تو اپنی عمر اس کو دے تو وہ تیرے مرنے سے جیے اور چند روز اس دنیا میں رہے۔'' وہ لڑکا نیک بخت و وفادار، اس بات کو سنتے ہی کہنے لگا کہ ''اے قبلہ و کعبہ! وہ بادشاہ منصف و عادل ہے، ایسے والی، صاحب سخا، اہل ہمت، غریب پرور، کرم بخش کے بدلے ایک میں کیا اگر تمام گھر تمہارا، کام آوے تو تم قصور نہ کرنا کیوں کہ ایک مجھ ناچیز، اگر اس کے صدقے ہوا تو ہوا، وہ جیتا رہا تو ایک عالم کو پرورش کرے گا۔ بہتر یہی ہے کہ مجھے جلد لے چلو اور اس کے اوپر صدقے کرو۔ تو میں سعادتِ دارین حاصل کروں کیوں کہ ایک تو آپ کا کہنا، دوسرے ایسے بادشاہ پر نثار ہونا، اس سے بہتر بات میرے واسطے اس جہاں میں اور کوئی نہیں۔''

آخر وہ پاسبان اپنے بیٹے کو اس عورت کے پاس لے گیا، اور اس کے ہاتھ پانو باندھ، جھک کر ایک خنجر تیز سے چاہتا تھا کہ اس کا گلا کاٹے کہ اتنے میں اس عورت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ''اے پاسبان! اپنے بیٹے کو ذبح مت کر اور اس کا گلا مت کاٹ، حق تعالیٰ کو تیری ہمت پر رحم آیا اور مہربان ہو کر مجھے پھر ساٹھ برس کا حکم کیا کہ بادشاہ کے قالب میں رہ'' جس وقت پاسبان نے اس خوشی کی خبر کو سنا بہت خوش ہوا اور اس گھڑی بادشاہ کو خبر دینے چلا۔
یہ حالت بادشاہ طبرستان نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھی اور بات چیت پاسبان کی اور اس کے بیٹے کی کما حقہ، دریافت کی، پھر اس کے پہنچنے سے پہلے دوڑ کر اپنے تئیں بدستور اس بالا خانے پر پہنچایا اور اسی طرح سے اس پر پھرنے لگا اور بعد ایک گھڑی

یونہی: اسی وقت، فوراً
شتاب: جلدی
پری پیکر: خوب صورت
مراجعت: واپسی
تا: تا کہ
نثار کرنا: قربان کرنا
تصدق ہونا: واری جانا، صدقہ میں دینا
قبلہ و کعبہ: (مراد) باپ
منصف: انصاف کرنے والا
والی: مالک
صاحب سخا: سخی
قصور: غلطی
دارین: دار کی جمع۔ دنیا و آخرت
قالب: جسم

gs\Administrator\Desktop\ Print\nOTE\NOTE1.tif not found.

کے وہ پاسبان بھی حضور پر نور میں آیا اور تسلیمات بجالا کر دعاء دینے لگا کہ عمر و دولت وجاہ وحشمت شاہنشاہ کی تا قیامت رہے۔

بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ ''اے پاسبان! وہ کیسی آواز تھی کچھ تو نے دریافت کیا؟ تو مفصل بیان کر!'' اس نے دست بستہ ہو کر عرض کی! ''اے خداوند! ایک عورت حسین وصاحب جمال اپنے خاوند سے لڑ کر جنگل میں نکل آئی تھی اور ایک درخت کے نیچے اس راہ میں بیٹھی رو رہی تھی اور یہ آواز بلند یہی کہتی تھی کہ ''میں نہ رہوں گی'' تب میں اس کے پاس گیا اور میٹھی میٹھی باتوں سے بہلایا اور اچھے اچھے سخن سمجھا بجھا کر اس کے شوہر سے ملا دیا۔ دوستی ان دونوں میں کرا دی، اب اس نے مجھ سے اقرار کیا ہے کہ میں ساٹھ برس تک اپنے شوہر کے گھر سے نہ نکلوں گی۔''

بادشاہ نے یہ دانائی اور جانفشانی اس کی اور جرأت اس کے بیٹے کی دیکھی تھی، فرمایا کہ اے پاسبان! جس وقت تو اس کی خبر لینے چلا تھا میں بھی تیرے پیچھے پیچھے چلا تھا۔ سب سوال وجواب تیرے بیٹے کے اور اطوار اس عورت کے اپنی آنکھوں سے اور کانوں سے دیکھے اور سنے، خیر اگرچہ اگلے وقت میں تو محتاج وغریب، ذلیل و پریشان تھا اور اب میری پاسبانی میں نوکر رہوا ہے۔ انشاء اللہ روز بروز بہبودی اور ترقی تری ہوگی اور گھڑی بہ گھڑی سلوک پر سلوک کروں گا۔''

یہ کہہ کر بادشاہ آرام کرنے گیا، بعد دو چار گھڑی کے صبح ہوئی، بادشاہ تخت پر نکل بیٹھا اور پاسبان کو یاد کیا، پھر سب وزیروں، امیروں اور اہل کاروں کو جمع کر کے فرمایا کہ ''اے حاضرانِ پائے تخت، میں نے اسے بہ خوشی تمام اپنا ولی عہد کیا اور مال واسباب وخزانہ سب اپنی رضامندی سے اسے دیا۔''

کماحقہ: ٹھیک ٹھیک، جیسا ہونا چاہیے
اپنے تئیں: خود کو
جاہ وحشمت: شان وشوکت
دست بستہ: ہاتھ باندھ کر
دانائی: عقلمندی
جانفشانی: محنت
جرأت: ہمت
اطوار: طور کی جمع۔ طور وطریقے
ولی عہد: شہزادہ

2.2 متن کی تشریح

ایک دن بادشاہ۔۔۔۔ آ کر گزارش کی

کہانی کے اس حصے میں مصنف نے بتایا ہے کہ طبرستان کے بادشاہ کے محل میں شہر کے مشہور اور باصلاحیت لوگوں کی دعوت ہو رہی تھی کہ ایک اجنبی آدمی اجازت لیے بغیر محفل میں گھس آیا، لوگوں کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ تلوار چلانے کے فن میں ماہر ہے، شیر کو پکڑ سکتا ہے اور اتنا اچھا تیرانداز ہے کہ اس کے تیر پہاڑوں کے آر پار ہو جاتے ہیں۔ ان باتوں کے ساتھ ساتھ اس کے اندر اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں۔ اگر طبرستان کا بادشاہ اسے اپنے یہاں نوکر رکھ لے گا تو وہ دل وجان سے اس کی خدمت کرے گا۔ بادشاہ طبرستان نے غور سے اس کی باتیں سنیں اور اسے اپنے محل کا دربان بنا دیا۔

ایک رات بادشاہ اپنے محل کے بالا خانے پر ٹہل رہا تھا کہ ایک آدمی کو اپنے محل کے دروازے پر کھڑا دیکھا اس سے پوچھا، تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں محل کا چوکیدار ہوں۔ آپ کو دیکھنے کی میری بڑی خواہش تھی سو پوری ہوئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ محلوں میں جو نوکر چاکر رکھے جاتے تھے۔ انہیں بادشاہ کے پاس جانے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ یہ سب کام بادشاہ کے وزیر کیا کرتے تھے۔ اسی لیے بہت سے نوکر چاکر بادشاہ کو کبھی نہیں دیکھ پاتے تھے۔

بادشاہ ابھی یہ بات کر رہا تھا کہ جنگل کی طرف سے ایک آواز سنائی دی کہ ''میں جاتی ہوں، ہے کوئی جو مجھے پھیر لاوے۔'' بادشاہ کے پوچھنے پر دربان نے بتایا کہ یہ آواز تو میں روز سنتا ہوں مگر آپ کی اجازت کے بغیر میں نے اس کے بارے میں کچھ

gs\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی۔ یہاں مصنف نے بتایا ہے کہ دربان بے حد فرض شناس تھا اور جو کام اسے سونپا گیا تھا وہ اسے پوری ذمہ داری سے پورا کررہا تھا۔ یہ آوازیں روز سنتا تھا اس کے بارے میں پتہ بھی لگانا چاہتا تھا۔مگر چونکہ بادشاہ کی اجازت نہیں تھی اس لیے وہ اس آواز کے پیچھے نہیں جاتا تھا۔اب بادشاہ نے اس سے کہا کہ جلد جا کر پتہ لگاؤ اور فوراً مجھے خبر کرو۔

2.3 زبان کے بارے میں

اس حصے میں مندرجہ ذیل جملے آپ نے پڑھے:

- ’’کھانے انہوں نے کھائے‘‘، ’’شرابیں انہوں نے پیں‘‘، ’’میں پاسبان اس دولت خانے کا ہوں‘‘، ’’میں خدمت پاسبانی کی رکھتا ہوں۔‘‘
- آج کل اس طرح نہیں بولا جاتا یہ پرانی زبان ہے۔آج ان جملوں کو اس طرح بولیں گے ’’انہوں نے کھانے کھائے اور شراب پی‘‘، ’’میں اس دولت خانے کا پاسبان ہوں۔‘‘ ’’میں پاسبانی کرتا ہوں۔‘‘

متن پر سوالات 2.1

درست جواب پر ( ) کا نشان لگائیے۔

1. دعوت کا اہتمام کس نے کیا تھا؟
   - (i) امیر خجند نے
   - (ii) امیر طبرستان نے
   - (iii) امیر خراسان نے
2. ’’دوسار‘‘ کے معنی ہیں......
   - (i) آر پار ہو جانا
   - (ii) دور کھڑے ہو جانا
   - (iii) بہت دور چلے جانا
3. بادشاہ کی اجازت سے پہلے دربان آواز کے پیچھے کیوں نہیں گیا؟
   - (i) کام چور تھا
   - (ii) دربان بزدل تھا
   - (iii) دربان بڑا فرض شناس تھا

gs\Administrator\Desktop\ Print\nOTE\NOTE1.tif not found.

2.4 متن کی تشریح

وہ پاسبان۔۔۔۔رضامندی اسے دیا

بادشاہ کی اجازت پاتے ہی دربان فوراً اس آواز کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ طبرستان بھی کمبل اوڑھ کر دربان کے پیچھے پیچھے چلا اس نے دربان اور عورت کی ساری بات چیت سنی۔ اس کے بعد دربان کا اپنے بیٹے کو مار ڈالنے کا حال بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دربان کی وفاداری سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے اس کی وفاداری کا دربان کو یہ انعام دیا کہ اسے اپنا ولی عہد بنا کر اپنا تاج و تخت سب کچھ سونپ دیا۔

2.5 زبان کے بارے میں

1. داستان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایسی خیالی باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو عام زندگی میں ممکن نہیں ہیں۔ داستان کے اس حصے میں آپ نے پڑھا کہ بادشاہ کی عمر عورت کی شکل میں دربان سے بات چیت کر رہی ہے۔

2. تصویر عمر بادشاہ طبرستان سے مصنف کی مراد بادشاہ کی عمر سے ہے۔ جب مصنف کسی جذبے یا کسی نظر نہ آنے والی چیز کو شکل دے دیتا ہے یا جسم کی صورت میں پیش کرتا ہے اسے ''تجسیم کرنا'' کہتے ہیں۔ اس میں مصنف نے بادشاہ کی عمر کو عورت کی شکل میں مجسم کر دیا ہے۔ اس میں ایک نازک اور خوب صورت پہلو یہ بھی ہے کہ عمر کو مونث بولتے ہیں، اس لیے اسے عورت کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔

3. دربان کا بیٹا نیکی اور فرماں برداری کی زندہ مثال ہے۔ باپ کے کہنے پر اس لیے اپنی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے کہ اس کے بجائے بادشاہ کے زندہ رہنے سے رعایا کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ کیوں کہ وہ ایک بہادر، انصاف پسند اور غریبوں کی مدد کرنے والا بادشاہ ہے۔ آج کل یہ بھی ایک افسانوی بات معلوم ہوتی ہے ورنہ آج کل کون کسی غیر کے لیے قربانی دیتا ہے۔

متن پر سوالات 2.2

درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

1. تصویر عمر بادشاہ طبرستان سے مراد ہے۔
   - (i) بادشاہ کی عمر۔
   - (ii) بادشاہ کی تصویر۔
   - (iii) بادشاہ کا جسم۔

gs\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

2. دربان نے بادشاہ سے غلط بیانی کی کیوں کہ وہ......

(i) وہ جھوٹا تھا

(ii) وہ بے غرض اور وفادار تھا اور اپنا احسان نہیں جتانا چاہتا تھا

(iii) وہ بیوقوف تھا

3. ''تجسیم کرنے'' کا مطلب ہے......

(i) ترتیب دینا

(ii) تمثیل کرنا

(iii) کسی جذبے یا نظر نہ آنے والی چیز کو مجسم بنا دینا

4. دربان بادشاہ کا ولی عہد بن گیا کیوں کہ وہ

(i) بہت چالاک تھا

(ii) بادشاہ بہت بے وقوف تھا

(iii) دربان بہت وفادار تھا

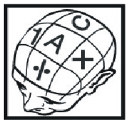

آپ نے کیا سیکھا

- داستان ''طوطا کہانی'' حیدر بخش حیدری کی لکھی ہوئی ہے۔
- ''حصہ حق وفاداری'' اسی داستان سے ماخوذ ہے۔
- داستان میں بہت سی ایسی باتوں کا ذکر ہوتا ہے جو عام زندگی میں نظر نہیں آتیں۔
- تجسیم کرنے کا مطلب ہے کسی جذبے یا کسی نظر نہ آنے والی چیز کو مجسم کر دینا، انہیں جسم دے دینا۔
- اس کہانی سے ہمیں وفاداری اور فرض شناسی کا سبق ملتا ہے۔
- اس کہانی کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ سخاوت، بہادری، ہمدردی، انصاف پسندی اور رعایا سے محبت کرنا اچھے بادشاہوں کے اوصاف تھے۔

2.6 اسلوب بیان

حیدر بخش حیدری نے داستان ''طوطا کہانی'' فورٹ ولیم کالج میں ملازمت کے دوران فارسی سے ترجمہ کی تھی۔ اس لیے اس کی زبان آسان ہے، عبارت صاف، شستہ اور بامحاورہ ہے۔ یہ کتاب آج سے تقریباً 200 سال پہلے لکھی گئی تھی۔ مگر حیدری نے کتاب میں عام بول چال کا انداز اختیار کیا ہے۔ اسلوب سادہ، صاف اور رواں ہے۔ حیدر بخش حیدر کا اسلوب فارسی کے عام

gs\Administrator\Desktop\
Print\nOTE\NOTE1.tif not
found.

اور موزوں الفاظ کی کثرت اور ہندی کے مناسب امتزاج سے بنا ہے۔یعنی ان کے یہاں اردو اور ہندی کے الفاظ روز مرہ کی زبان میں بڑی خوبصورتی و خوش اسلوبی سے شیر وشکر ہو گئے ہیں۔انہوں نے فارسی کی وہی ترکیبیں اور محاورے استعمال کیے ہیں جو اردو کے مزاج کے مطابق ہیں۔اس لیے فارسی قافیے،تشبیہہ اور استعارے اس میں غیر محسوس طور پر کھپ گئے ہیں۔

مزید مطالعہ

حیدر بخش حیدری کی داستان ''آرائش محفل'' یا کوئی اور داستان پڑھیے۔

2.10 اختتامی سوالات

1. کہانی ''حق وفاداری'' کس داستان کا حصہ ہے؟
2. داستان ''طوطا کہانی'' کس مصنف کی لکھی ہوئی ہے؟
3. تجسیم کرنا کسے کہتے ہیں؟
4. دربان کی کس بات سے خوش ہو کر بادشاہ نے اسے ولی عہد بنا دیا، دس جملوں میں لکھیے؟
5. مندرجہ ذیل جملوں کو آج کی زبان میں کیسے لکھیں گے؟
   (i) میں تصویر عمر بادشاہ طبرستان ہوں۔
   (ii) وعدہ اس کا برابر ہوا ہے، اب اس واسطے جاتی ہوں۔
   (iii) پھر اس کے پہنچنے سے پہلے دوڑ کر اپنے تئیں بدستور اس بالا خانے پر پہنچا۔
   (iv) بادشاہ نے یہ دانائی اور جانفشانی اس کی اور جرأت اس کے بیٹے کی دیکھی تھی۔
   (v) انشاءاللہ روز بروز بہبودی اور ترقی تیری ہوگی اور گھڑی بہ گھڑی سلوک پر سلوک کروں گا۔

متن پر سوالات کے جوابات

2.1
1. (ii)
2. (ii)
3. (iii)

2.2
1. (i)
2. (ii)
3. (iii)
4. (iii)